لطف الرحمٰن خان صاحب کی وضاحت

جناب عاکف سعید صاحب' السلام علیکم!

میں پروفیسر خورشید عالم صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے کام کو اپنی توجہ کے لائق سمجھا۔ میرے لیے یہ ایک اعزاز ہے اور حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔

میری گزارش یہ ہے کہ یہ اسباق میں نے اہل علم کے لیے تو مرتب ہی نہیں کیے ہیں۔ یہ تو ایسے مبتدی طلبہ کے لیے ہیں جنہوں نے عربی گرامر کا ابتدائی علم حاصل کر لیا ہے اور اب اس کی مدد سے وہ قرآن کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس لیے ان کو میں اختلاف رائے کی بھول بھلیوں میں نہیں الجھاتا بلکہ کوئی ایک رائے بتا دیتا ہوں۔

محترم حافظ احمد یار صاحب مرحوم تاکید کرتے تھے کہ ماضی' مضارع کے ساتھ مصدر ہمیشہ حالتِ نصب میں لکھو یا بولو۔ میں نے ''المنجد'' کو دوبارہ چیک کیا ہے' اس میں بھی مصادر حالتِ نصب میں لکھے ہوئے ہیں۔ ''المنجد'' میں ہے: ''هَتَاهُ ۔ يَهْتُوهُ۔ هَتْوًا = پاؤں سے روند کر توڑنا۔ هَاتَاهُ ۔ مُهَاتَاةً = دینا''۔ روندنے اور دینے کے معانی میں ربط واضح کرنے کے لیے میں نے سبق میں اس طرح لکھا ہے: (مفاعلہ) هِتَاءً = دوسرے کی بات کو روندنا' اپنی رائے دینا۔ ''المنجد'' میں ہے: ''بَرِءَ (س) بَرَءًا = بیماری کے بعد جسم کا بحالت تندرستی آنا۔ اَبْرَءَ = دلیل دینا۔ فقط والسلام

لطف الرحمٰن خان

✿✿✿

''شوال کے چھ روزے......'' چند تسامحات کی نشان دہی

ماہنامہ ''السِندھ'' کے مدیر عبدالحی ابڑو صاحب کا مکتوب

محترمی ومکرمی جناب مدیر حکمت قرآن لاہور' حفظہ اللہ ووفقہ لکل خیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دعا ہے آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔ ''حکمت قرآن'' کا تازہ شمارہ حسب معمول مفید مضامین پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے دروس کا سلسلہ بہت خوب ہے۔ کیا سورۃ الحدید کے دروس کتابی شکل میں بھی دستیاب ہیں؟ اگر ہوں تو ازراہِ کرم ہمیں ایک کاپی قیمتاً ارسال فرمائیں۔

خورشید عالم صاحب کا مضمون ''شوال کے چھ روزے......'' شریعت کی اصل روح کو اجاگر کرتا ہے۔ ہمارے ماحول میں اس طرح کے مضامین کی وسیع پیمانے پر اشاعت تصورات وخیالات